بہن کو وراثت نہ دینا اور کیا عورت اپنے حصے سے عمرہ کر سکتی ہے؟

(دعوتِ اسلامی)
دار الافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin-6932 تاریخ:25-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

(1) ہمارے علاقے میں بھائی اپنی بہنوں کو مانگنے کے باوجود والدین کی وراثت سے حصہ نہیں دیتے، ان کا یہ فعل کیسا ہے؟

(2) عورت کا اپنے فوت شدہ والدین کی وراثت سے جو حصہ بنتا ہے، جیسے زمین میں، تو کیا وہ اسے بیچ کر عمرہ کر سکتی ہے؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ نہیں کر سکتی۔ برائے کرم اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) بہنیں مطالبہ کریں یا نہ کریں، بہر صورت اُنہیں والدین کی وراثت سے حصہ دینا لازم ہے، اس کے برخلاف بھائیوں کا بہنوں کو ان کے شرعی حصہ سے محروم کر دینا اور خود سارے مال پر قبضہ کر لینا، سخت ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے، قرآن و حدیث میں اس پر سخت وعیدات بیان کی گئی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق جو کسی وارث کو وراثت سے محروم کرے گا، قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم کر دیا جائے گا۔ جو شخص دوسرے کی ایک بالشت زمین بھی ناحق لے گا، قیامت کے دن اتنے حصے کا سات زمینوں تک طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

لہذا جو افراد بہنوں کو حصہ نہیں دیتے، وہ اللہ واحد و قہار کے غضب سے ڈریں اور انہیں ان کا حصہ دیں، اگر آج نہیں دیں گے، تو کل بروزِ قیامت ضرور دینا ہو گا اور اس وقت دینا آسان نہیں۔

شریعتِ مطہرہ نے وراثت میں بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کا حصہ بھی مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔" (پارہ4، سورۃ النساء، آیت11)

میراث کے احکام کو بیان کرنے کے بعد اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ ترجمہ کنزالعِرفان: "یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے، تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے، تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا، جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رُسوا کُن عذاب ہے۔" (پارہ4، سورۃ النساء، آیت13تا14)

بیٹیوں یا بہنوں کو حصہ نہ دینا زمانہ جاہلیت کا دستور ہے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔" (پارہ30، سورۃ الفجر، آیت19تا20)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "یہاں کفار کی تیسری خرابی اور ذلت کا بیان ہے کہ تم میراث کا مال کھا جاتے ہو اور حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے، بلکہ اُن کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ اس بیان کردہ ظلم میں بہت سی صورتیں داخل ہیں اور فی زمانہ جو چچا، تایا قِسم کے لوگ یتیم بھتیجوں کے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں یا روٹین میں جو بہنوں، بیٹیوں یا پوتیوں کو وراثت نہیں دی جاتی، وہ بھی اسی میں داخل ہے کہ شدید حرام ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد10، صفحہ668، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کسی وارث کو میراث نہ دینے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من فر من میراث وارثه، قطع اللہ میراثه من الجنة یوم القیامة" ترجمہ: جو وارث کو میراث دینے سے بھاگے، اللہ قیامت کے دن جنت

سے اس کی میراث قطع فرمادے گا۔" **(سنن ابن ماجه، کتاب الوصایا، صفحہ194، مطبوعہ کراچی)**

کسی کی ناحق زمین دبالینے کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من ظلم قید شبر طوقه من سبع ارضین "ترجمہ: جس نے ایک بالشت بھر زمین دبانے کا ظلم کیا، اسے سات زمینوں تک کا طوق ڈالا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم والقصاص، باب اثم من ظلم شیئامن الارض، جلد1، صفحہ432، مطبوعہ لاہور)

مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"من اخذ شیئاً من الارض بغیر حقه، خسف به یوم القیمة الی سبع ارضین "ترجمہ: جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا، اسے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسادیا جائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم والقصاص، باب اثم من ظلم شیئامن الارض، جلد1، صفحہ432، مطبوعہ لاہور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کی احادیث ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:"حدیثیں اس باب میں متواتر ہیں۔۔۔ اللہ قہار وجبار کے غضب سے ڈرے، ذرا من، دو من، نہیں، بیس پچیس سیر ہی مٹی کے ڈھیلے گلے میں باندھ کر گھڑی دو گھڑی لیے پھرلے، اس وقت قیاس کرے کہ اس ظلم شدید سے بازآنا آسان ہے یازمین کے ساتوں طبقوں تک کھود کر قیامت کے دن تمام جہان کا حساب پورا ہونے تک گلے میں، معاذاللہ! یہ کروڑوں من کا طوق پڑنا اور ساتویں زمین تک دھنسادیا جانا" والعیاذ باللہ تعالی "اور اللہ کی پناہ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ665، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

میراث میں بہنوں کو حصہ نہ دینے کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"لڑکیوں کو حصہ نہ دینا حرامِ قطعی ہے اور قرآن مجید کی صریح مخالفت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ314، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(2) عورت کو والدین کی وراثت سے جو حصہ ملتا ہے، وہ اسے بلاشبہ بیچ سکتی ہے اور اس سے عمرہ بھی کر سکتی ہے، کیونکہ مردوں کی طرح وہ بھی اپنے حصے کی مالک ہے اور انسان اپنی ملک میں جو بھی جائز تصرف کرنا چاہے، کر سکتا ہے اور خرید و فروخت اور عمرہ بھی جائز تصرف ہیں، لہذا یہ بھی کر سکتی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ "عورت اپنے والدین کی وراثت کو بیچ کر عمرہ نہیں کر سکتی" تو یہ درست نہیں، انہیں چاہئے کہ علم حاصل کریں، تاکہ صحیح اور غلط بات میں فرق ہو

سکے۔

انسان اپنے مال کا مالک ہے، اس میں جو تصرف کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”كل احد احق بماله من والده وولده والناس اجمعين“ ترجمہ: ہر ایک اپنے مال کا اپنے والد، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ **(سننِ دارِ قطنی، جلد 5، صفحہ 422، مطبوعہ، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)**

فتاوی شامی میں ہے: ”الملك ما من شانه ان يتصرف فيه بوصف الاختصاص كما في التلويح“ ترجمہ: **مِلک کی شان یہ ہے کہ بندہ اس میں وصفِ خصوصیت کے ساتھ تصرف کر سکے، جیسا کہ تلویح میں ہے۔**

(فتاوی شامی، جلد 5، صفحہ 51، مطبوعہ دار الفکر)

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: ”كل يتصرف في ملكه كيف ما شاء“ ترجمہ: **ہر ایک اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے۔** **(مجلۃ الاحکام العدلیہ، جلد 1، صفحہ 230، المادہ 1192، مطبوعہ کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 شعبان المعظم 1443ھ 25 مارچ 2022ء